رجسٹرڈ ایل ۲۸۸

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ

آئینہ ہے یہ نورِ سرمد کا
عکس ہے یہ رخِ محمدؐ کا

چودھویں کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلامِ احمدؐ کا

اِنَّ اللّٰہَ قَدْ صَدَقَ حِجَّتَکُمْ وَقْتَ مَسِیْحِہٖ وَقَاتَہٗ مُرْدِمُ

اے جہاں منتظر خوش باش کا آمد دلستاں
آں مسیحِ دورِ آخر مہدیٔ آخر زماں

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَا دَعَا لِلّٰہِ دَاعِ

البدر

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

نمبر ۳ | بابت ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۰۶ | جلد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا	مصطفیٰ ما را امام و پیشوا	اندریں دین آمده از مادریم	ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
آں کتابِ حق کہ قرآں نامِ اوست	بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست	آں رسولے کش محمدؐ ہست نام	دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
مہرِ او باشیر شد اندر بدن	جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن	ہست او خیر الرسل خیر الانام	ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست	زو شده سیراب سیرابے کہ ہست	آنچہ ما را وحی و ایمائے بود	آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال	وصلِ دلدار ازل بے او محال	اقتدائے قولِ او در جانِ ماست	ہر چہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد	ہر چہ گفت آں مرسلِ ربّ العباد	آں ہمہ از حضرتِ احدیت است	منکرِ آں مستحقِ لعنت است
معجزاتِ او ہمہ حق اندر است	منکرِ آں موردِ لعنِ خداست	معجزاتِ انبیائے سابقیں	آنچہ در قرآں بیانش بالیقیں
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست	ہر کہ انکارے کند از اشقیاست	یکدم دوری ازاں روشن کتاب	نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت کرنیوالوں سے بتکرار کہلواتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ **سہ بار** آج میں احمدؐ کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور **دین کو دنیا پر مقدم** رکھونگا۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ **سہ بار**۔ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنیوالا نہیں۔

پھر اسکے بعد آپ سب حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ **دوم** یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ **سوم** یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ **چہارم** یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔ **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کے اشتہار کے ساتھ بطور ضمیمہ کے شائع ہوا تھا۔ اس اشتہار کی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے کہ اس چہاردہم سال کی ابتدا میں جو آپ کی فتح و نصرت کا زمانہ ہے طلوع ہوا۔

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو کہ آپ نے بعد از نماز جمعہ ۳۰ دسمبر ۱۹۰۴ء کو مسجد اقصےٰ میں فرمائی +

چونکہ خاکسار ایڈیٹر کچھ دیر سے پہونچا تھا اس لئے جسقدر ضبط ہو سکا وہ ھدیۂ ناظرین ہے سلسلہ تقریر سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انقطاع دنیا اور حصول قرب الی اللہ کے متعلق مضمون تھا۔ اور وہ تقریر یہ ہے +

انسان کو چاہیئے کہ حسنات کا پلڑا بھاری رکھے۔ مگر جہانتک دیکھا جاتا ہے اُسکی مصروفیت بقدر دنیا میں ہے کہ یہ پلڑا بھاری ہوتا نظر نہیں آتا رات دن اسی فکر میں ہے کہ وہ کام دنیا کا ہو جاوے۔ فلاں زمین ملجاوے فلانا مکان بن جاوے۔ حالانکہ اسے چاہیئے کہ اُسکا دین بھی دین کا پلڑا دنیا کے پلڑے سے بھاری رکھے۔ اگر کوئی شخص رات دن نماز روزہ میں مصروف ہے تو یہ بھی اُسکے کام ہرگز نہیں آسکتا جب تک کہ خدا کو اُس نے مقدم نہیں رکھا ہوا ہر بات اور فعل میں اللہ تعالےٰ کو نصب العین بنانا چاہیئے۔ ورنہ خدا کی قبولیت کے لائق ہرگز نہ رہیگا۔ دنیا کا ایک بُت ہوتا ہے جو کہ ہر وقت انسان کی بغل میں ہوتا ہے۔ اگر وہ مقابلہ اور موازنہ کرکے دیکھیگا تو اُسے معلوم ہوگا کہ طرح طرح کی نمائش اُس نے دنیا کے لئے ہی بنا رکھی ہے اور دین کا پہلو بہت کمزور ہے حالانکہ عمر کا اعتبار نہیں اور نہ علم ہے کہ اس نے ایک پل کے بعد زندہ بھی رہنا ہے کہ نہیں شیخ سعدی نے کیا عمدہ فرمایا ہے ؎ مکن تکیہ بر عمر ناپائدار۔ اسوقت جسقدر لوگ کھڑے ہیں کون کہہ سکتا ہے کہ ایک سال تک ان میں سے میں ضرور زندہ رہونگا لیکن اگر خدا کی طرف سے علم ہو جاوے کہ اب زندگی ختم ہے۔ تو بھی سب ارادے باطل ہو جاتے ہیں۔ پس خوب یاد رکھو۔ کہ مؤمن کو دنیا کا بندہ نہ ہونا چاہیئے بلکہ ہمیشہ اس امر میں کوشاں رہنا چاہیئے کہ کوئی بھلائی اسکے ہاتھ سے ہو جاوے۔ خدا تعالےٰ بڑا رحیم کریم ہے۔ اور اُسکا ہرگز یہ منشاء نہیں ہے کہ تم دُکھ پاؤ۔ لیکن خوب یاد رکھو کہ جو اُس سے عمداً دوری اختیار کرتا ہے اُسپر اُس کا قہر ضرور ہوتا ہے عادت اللہ اسی طرح سے چلی آتی ہے۔ نوح کے زمانہ کو دیکھو۔ لوط کے زمانہ کو دیکھو موسےٰ کے زمانہ کو دیکھو۔ اور پھر آنحضرت صلعم کے زمانہ کو دیکھو کہ اسوقت جن لوگوں نے عمداً خدا سے بُعد اختیار کیا اُن کا کیا حال ہوا۔ ان لمبی آرزوؤں نے انسان کو ہلاک کر دیا ہے اللہ تعالےٰ بھی فرماتا ہے اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ کہ اے لوگو جو تم خدا سے غافل ہو دنیا طلبی نے تمہیں غافل کر دیا ہے یہاں تک کہ تم قبروں میں داخل ہو جاتے ہو مگر غفلت سے باز نہیں آتے كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ مگر اس غلطی کا تمکو عنقریب علم ہو جاویگا۔ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پھر تمکو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ عنقریب تمکو علم ہو جاویگا کہ جن خواہشات کے پیچھے تم پڑے ہو وہ ہرگز تمہارے کام نہ آویں گی بلکہ حسرت کا موجب ہونگی كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ اگر تم کو یقینی علم حاصل ہو جاوے تو تم علم کے ذریعہ سے سوچکر اپنے جہنم کو دیکھ لو اور تم کو پتہ لگ جاوے کہ تمہاری زندگی جہنمی زندگی ہے اور جن خیالات میں تم رات دن لگے ہوئے ہو۔ وہ بالکل ناکارہ ہیں میں ہرچند کوشش کرتا ہوں کہ کسی طرح یہ باتیں لوگوں کے دل نشین ہو جاویں مگر آخر کار یہی کہنا پڑتا ہے کہ اپنے اختیار میں کچھ نہیں ہے۔ جب تک خدا تعالےٰ نے خود ایک واعظ دل میں نہ پیدا کرے تب تک فائدہ نہیں ہوتا جب انسان کی سعادت اور ہدایت کے دن آتے ہیں تو دل کے اندر ایک واعظ خود پیدا ہو جاتا ہے اور اسوقت اسکے دل کو ایسے کان مل جاتے ہیں کہ وہ دوسرے کی بات کو سنتا ہے ان کو اور دنوں کو خوب سوچکر دیکھو تو تمہیں معلوم ہو جاویگا کہ انسان بہت ہی بے بنیاد شے ہے اور اُسکے وجود کی کوئی کل بھی اس کے ہاتھ میں نہیں ہے ایک آنکھ ہی پر نظر کرو۔ کہ کسقدر باریک عضو ہے۔ اگر ایک ذرا پتھر آ لگے تو فوراً نابینا ہو جاوے پھر اگر یہ خدا کی نعمت نہیں ہے تو کیا ہے۔ کیا کس نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے کہ خدا اُسے ضرور بینا ہی رکھیگا اور اسی پر سب قوائے کا قیاس کرو۔ کہ اگر آج کسی میں فرق آ جاوے تو انسان کی کیا پیش چل سکتی ہے۔ غرضیکہ ہر آن اور پل میں اس کی طرف رجوع کی ضرورت ہے۔ اور مؤمن کا گذارا تو ہو ہی نہیں سکتا جب تک اس کا دھیان ہر وقت اس کی طرف لگا نہ رہے۔ اگر کوئی ان باتوں پر غور نہیں کرتا۔ اور ایک دینی نظر سے ان کو وقعت نہیں دیتا تو وہ اپنے دنیوی معاملات پر ہی نظر ڈالکر دیکھے کہ کیا خدا کی تائید اور فضل کے سوا کوئی کام اس کا چل سکتا ہے اور کوئی منفعت دنیا کی وہ حاصل کر سکتا ہے ہرگز نہیں۔ دین ہو یا دنیا ہر ایک امر میں اُسے خدا کی ذات کی بڑی ضرورت ہے۔ اور ہر وقت اسکی طرف احتیاج لگی ہوئی ہے۔ جو اس کا منکر ہے سخت غلطی پر ہے۔ خدا تعالےٰ کو تو اس بات کی مطلق پروا نہیں ہے۔ کہ تم اس کی طرف میلان رکھو یا نہ۔ وہ فرماتا ہے۔ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ اگر اس کی طرف رجوع رکھو گے تو تمہارا ہی اس میں فائدہ ہوگا۔ انسان جسقدر اپنے وجود کو مفید اور کار آمد ثابت کریگا۔ اُسیقدر اسکے انعامات کو حاصل کریگا۔ دیکھو کوئی بیل کسی زمیندار کا کتنا ہی پیارا کیوں نہ ہو مگر جب وہ اس کے کسی کام بھی نہ آویگا نہ گاڑی میں جُتیگا نہ زراعت کریگا۔ نہ کنوئیں میں لگیگا تو آخر سوائے ذبح کے اور کسی کام نہ آویگا۔ ایک نہ ایک دن مالک اُسے قصاب کے حوالہ کر دیگا۔ ایسے ہی جو انسان خدا کی راہ میں مفید ثابت نہ ہوگا۔ تو خدا اُسکی حفاظت کا ہرگز ذمہ وار نہ ہوگا۔ ایک پھل اور سایہ دار درخت کی طرح اپنے وجود کو بنانا چاہیئے تاکہ مالک بھی خبرگیری کرتا رہے لیکن اگر اس درخت کی مانند ہوگا کہ جو نہ پھل لاتا ہے اور نہ پتے رکھتا ہے کہ لوگ سایہ میں آ بیٹھیں تو سوائے اسکے کہ کاٹا جاوے اور آگ میں ڈالا جاوے اور کس کام آ سکتا ہے۔

خدا تعالےٰ نے انسان کو اسلئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قُرب حاصل کرے۔ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ جو اس اصل غرض کو مدنظر نہیں رکھتا۔ اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے۔ کہ فلاں زمین خریدلوں فلاں مکان بنالوں فلاں جائداد پر قبضہ ہو جاوے۔ تو ایسے شخص سے سوائے اسکے کہ خدا تعالےٰ کچھ دن تک مہلت دیکر واپس بلالے اور کیا سلوک کیا جاوے۔ انسان کے دل میں خدا کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہیئے جسکی وجہ سے اُسکے نزدیک وہ ایک قابل قدر شئے ہو جاویگا۔ اگر یہ درد اُسکے دل میں نہیں ہے۔ اور صرف دنیا اور اسکے مافیہا کا ہی درد ہے۔ تو آخر تھوڑی سی مُہلت پاکر وہ ہلاک ہو جاویگا۔ خدا تعالےٰ مُہلت اسلئے دیتا ہے کہ وہ حلیم ہے لیکن جو اُس کے حلم سے خود ہی فائدہ نہ اٹھاوے تو اُسے وہ کیا کرے۔ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اُسکے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے سب عبادتوں کا مرکز دل ہے۔ اگر عبادت تو بجالاتا ہے مگر دل خدا کی طرف رجوع نہیں ہے تو عبادت کیا کام آویگی اس لئے دل کا رجوع تام اُسکی طرف ہونا ضروری ہے۔ اب دیکھو کہ ہزاروں مساجد ہیں۔ مگر سوائے اسکے کہ اسمیں رسمی عبادت ہو اور کیا ہے ایسے ہی آنحضرت صلعم کے وقت یہودیوں کی حالت تھی کہ رسم اور عادت کے طور پر عبادت کرتے تھے اور دل کا حقیقی میلان جو کہ عبادت کی روح ہے ہرگز نہ تھا اسلئے خدا تعالےٰ نے ان پر لعنت کی پس اس وقت بھی جو لوگ پاکیزگی قلب کی فکر نہیں کرتے تو اگر رسم و عادت کے طور پر وہ سینکڑوں ٹکریں مارتے ہیں ان کو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اعمال کے باغ کی سرسبزی پاکیزگی قلب

سے ہوتی ہے

سے ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالے فرماتا ہے۔ قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا۔ کہ وہی بامراد ہوگا جوکہ اپنے قلب کو پاکیزہ کرتا ہے۔ اور جو اُسے پاک نہ کریگا۔ بلکہ خاک مین ملا دیگا۔ یعنی سفلی خواہشات کا اُسے مخزن بنا رکھیگا وہ نامراد رہیگا۔ اس بات سے ہمیں انکار نہیں ہے۔ کہ خدا کی طرف آنے کے لئے ہزارہا روکیں ہین۔ اگر یہ نہ ہوتین۔ تو آج صفحۂ دنیا پر نہ کوئی ہندو ہوتا ..... نہ عیسائی۔ سب کے سب مسلمان نظر آتے۔ لیکن ان روکوں کو دور کرنا بھی خدا کے فضل سے ہوتا ہے۔ وہی توفیق عطا کرے۔ تو انسان نیک و بد مین تمیز کر سکتا ہے۔ اس لئے آخر کار بات پھر اسی پر آٹہرتی ہے۔ کہ انسان اسی کی طرف رجوع کرے۔ تاکہ قوت اور طاقت دیوے۔

دنیا مین جس قدر مشورے نفس پرستی اور شہوت پرستی وغیرہ کے ہوتے ہین۔ ان سب کا ماخذ نفس امارہ ہی ہے۔ لیکن انسان اگر کوشش کرے۔ تو اسی امارہ سے پھر وہ لوامہ بن جاتا ہے۔ کیونکہ کوشش مین ایک برکت ہوتی ہے۔ اور اس سے بھی بہت کچھ تغیرات ہو جاتے ہین۔ پہلوانوں کو دیکھو۔ کہ وہ ورزش اور محنت سے بدن کو کیا کچھ بنا لیتے ہین تو کیا وجہ ہے۔ کہ محنت اور کوشش سے نفس کی اصلاح نہ ہو سکے۔ نفس امارہ کی مثال آگ کی ہے۔ جو کہ مشتعل ہو کر ایک جوش طبیعت مین پیدا کرتا ہے۔ جس سے انسان حد اعتدال سے گذر جاتا ہے۔ لیکن جیسے پانی آگ سے گرم ہو کر آگ کی مثال تو ہو جاتا ہے۔ اور جو کام آگ سے لیتے ہین۔ وہ اس سے بھی لے لیتے ہین۔ مگر جب اسی پانی کو آگ کے اُوپر گرایا جاوے۔ تو وہ اس آگ کو بجھا دیتا ہے۔ کیونکہ ذاتی صفت اس کی بجھانا ہے۔ وہ وہی رہے گی۔ ایسے ہی اگر انسان کی رُوح نفس امارہ کی آگ سے خواہ کتنی ہی گرم کیون نہ ہو۔ مگر جب وہ نفس سے مقابلہ کریگی۔ اور اس کے اوپر گریگی۔ تو اُسے مغلوب کرکے چھوڑیگی۔ بات صرف اتنی ہے کہ خدا کو ہر ایک بات پر قادر مطلق جانا جاوے۔ اور کسی قسم کی بدظنی اُس پر نہ کیجاوے۔ جو بدظنی کرتا ہے۔ وہی کافر ہوتا ہے۔ مومن کی صفات مین سے ہے۔ کہ وہ اللہ تعالے کو غایت درجہ قادر جانے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ بہت نیکیاں کرنے سے انسان ولی بنتا ہے۔ یہ نادانی ہے۔ مومن کو تو خدا نے اول ہی ولی بنایا ہے۔ جیسے کہ فرمایا ہے۔ واللّٰہ ولی الذین اٰمنوا۔ اللہ تعالے کی قدرت کے ہزاروں عجائبات ہین۔ اور انہی پر کھلتے ہین۔ جو دل کے دروازہ کھولکر رکھتے ہین۔ اللہ تعالیٰ بخیل نہیں ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص مکان کا دروازہ خود ہی نہیں کھولتا۔ تو پھر روشنی کیسے اندر آوے۔ پس جو شخص خدا کی طرف رجوع کرے گا۔ تو اللہ تعالے بھی اُس کی طرف رجوع کرے گا۔ ہاں یہ ضروری ہے۔ کہ جہاں تک بس چلسکے۔ وہ اپنی طرف سے کوتاہی نہ کرے۔ پھر جب اس کی کوشش اس کے اپنے انتہائی نکتہ پر پہونچیگی۔ تو وہ خدا کے نور کو دیکھ لیگا۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ کہ جو حق کوشش کا اس کے ذمہ ہے اُسے بجالاوے۔ یہ نہ کرے۔ کہ اگر پانی ۲۰ ہاتھ نیچے کھودنے سے نکلتا ہے۔ تو وہ صرف ۲ ہاتھ کھود کر ہمت ہار دے۔ ہر ایک کام میں کامیابی کی یہی جڑ ہے۔ کہ ہمت نہ ہارے۔ پھر اس اُمت کے لئے تو اللہ تعالے کا وعدہ ہے۔ کہ اگر کوئی پورے طور سے دعا و تزکیۂ نفس سے کام لیگا۔ سب وعدے قرآن شریف کے اس کے ساتھ پورے ہو کر رہین گے۔ ہاں جو خلاف کریگا۔ وہ محروم رہیگا کیونکہ اس کی ذات غیور ہے۔ اس نے اپنی طرف آنے کی راہ ضرور رکھی ہے۔ لیکن اس کے دروازے تنگ بنائے ہین۔ پہونچتا وہی ہے۔ جو تلخیوں کا شربت پی لیوے۔ لوگ دنیا کی فکر میں درد برداشت کرتے ہین۔ حتیٰ کہ بعض اسی مین ہلاک ہو جاتے ہین۔ لیکن اللہ تعالے کے لئے ایک کانٹے کی درد بھی برداشت کرنا پسند نہین کرتے جب تک اس کی طرف سے صدق اور صبر اور وفاداری کے آثار ظاہر نہ ہون۔ تو اُدھر سے رحمت کے آثار کیسے ظاہر ہون۔ ابراہیم علیہ السلام نے صدق دکھلایا۔ تو ان کو ابو الانبیاء بنا دیا۔ میرے کہنے کا مدعا یہ ہے۔ کہ دن بہت سخت ہین۔ اور کسی نے اب تک نہیں سمجھا تو آئندہ سمجھ لیوے۔ مجھے الہام ہوا تھا۔ عفت الدیار محلھا ومقامھا۔ یہ ایک خطرناک کلمہ ہے۔ جسمیں طاعون کی خبر دی گئی ہے۔ کہ انسان کے لئے کوئی مفر اور کوئی جائے پناہ نہ رہیگی۔ اس لئے میں تم سب کو گواہ رکھتا ہون۔ کہ اگر کوئی سچی تبدیلی نہ کریگا۔ تو وہ ہرگز اس لائق نہ ہوگا کہ مجکو دعا کے لئے لکھے۔ جو لوگ خدا کے بتلائے ہوئے صراط مستقیم پر چلیں گے۔ وہی محفوظ رہین گے۔ خدا کا وعدہ ایسے ہی لوگوں کی حفاظت کا ہے۔ جو سچی تبدیلی اپنے اندر کرتے ہین۔ مطلق بیعت انسان کے کیا کام آ سکتی ہے۔ پورا نسخہ جب تک نہ پیئے۔ تو مریض کو فائدہ نہیں ہوا کرتا۔ اس لئے پوری تبدیلی کرنی چاہیئے۔ جہاں تک ہو سکے۔ دُعا کرو۔ اور اللہ تعالے سے کہو۔ کہ وہ تم کو ہر ایک قسم کی توفیق عطا کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دستور ہے۔ کہ جب آپ کسی عذر کی وجہ سے شامل نماز باجماعت نہ ہوسکیں۔ تو جماعت کے ثواب کے حصول کے لئے مجاخدمت گار کو جو کہ ابھی لڑکا ہی ہے۔ اپنے ساتھ کھڑا کرکے نماز ادا فرما لیتے ہین۔ خدا کی شان ہے۔ کہ بعض خدام تو اس معیت کو ترستے ہین اور بعض لڑکوں کی یہ خوش قسمتی ہو۔ کہ خود ہی آپ کے ساتھ نماز پڑھائی جاتی ہے ذالک

لطیف جواب

حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب کے شاگرد رشید مولوی فضل الدین صاحب گذشتہ ایام میں جب اپنے گاؤں تشریف لے گئے۔ تو ان کو ہاں مولویوں سے ایک ... کی نوبت آئی۔ جو کہ ناظرین کے استفادہ کی خاطر درج کیا جاتا ہے

دیہاتی مولوی صاحب میاں فضل الدین آپ ہمارے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے

مولوی فضل الدین صاحب آپ ہمیں کافر قرار دیتے ہین

دیہاتی مولوی صاحب اگر آپ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہین تو کافر ہین

مولوی فضل الدین صاحب اگر نبی کہا۔ جو دعاوی حضرت مرزا صاحب کے ہین وہ بسر و چشم قبول ہین۔ اور ہم ان پر ایمان لاتے ہین

دیہاتی مولوی صاحب تو پھر آپ ضرور کافر ہوئے۔

مولوی فضل الدین صاحب آپ تو مسلمان ہین

دیہاتی مولوی صاحب ہاں۔ الحمد للّٰہ

مولوی فضل الدین صاحب تو آپ کیا مسلمان ہو کر کافروں کو اپنا مقتدی بنانا چاہتے ہیں اور کافروں کے امام بننا چاہتے ہین جو مجھ سے سوال کرتے ہو۔ اللہ تعالے نے تو واجعلنا للمتقین اماما کی دعا تعلیم فرمائی ہے مگر آپ اب واجعلنا للکافرین اماما کی مانگا کرین۔

دیہاتی مولوی صاحب خاموش ہوگئے۔ اور جواب نہ بن آیا۔ واقعی معقول جواب تھا۔ امید ہے۔ کہ دوسرے احباب بھی اس سے مستفید ہونگے۔

دُعا

بخدمت برادران احمدی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ رسالدار محمد ایوب صاحب احمدی میانمیر سے درخواست کرتے ہین کہ ان کے تایا صاحب محمد اسمٰعیل صاحب احمدی مبتلا ابھار ضعہ درم جگر و معدہ و گردہ کے واسطے برادران دعا کرین۔ کہ اللہ تعالے ان کو شفا عطا فرما وے

راقم خود ایک مریض۔ محمد صادق عفی اللہ عنہٗ

درس قرآن سے کچھ

سورۂ ھود رکوع نمبر ۲

نوٹ ہمنے صرف مختصر نوٹ درس قرآن شریف سے درج کیے ہین۔ اگر آپ حقیقۃً اُن سے مستفید ہونا چاہتے ہین۔ تو اول قرآن شریف کا وہی رکوع کہولکر مطالعہ کریئے۔ اور ان نوٹون سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آوین ان سے بذریعہ خط اطلاع دیوین۔ کہ ان کا حل اخبار مین دیا جاوے۔

ولئن اذقنا الانسان منا رحمۃ ثم نزعنٰھا منہ انہ لیؤس کفور ولئن اذقنہ نعماء بعد ضرّاء مسّتہ لیقولن ذھب السیّات عنی انہ لفرح فخور

اول آیت مین ایک مرض کا ذکر ہے جو کہ اکثر کرکے عورتوں مین اور اس سے کمتر مردون مین بہی پائی جاتی ہے اس لئے جن لوگون کو اس کا علم پہونچے۔ ان کو چاہیئے۔ کہ عورتوں تک ضرور پہونچا دیویں۔ وہ مرض یہ ہے۔ کہ جب انسان پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے کوئی انعام ہوتا ہے اور پہر مصلحت ایزدی سے اوس سے چہین لیا جاتا ہے۔ تو وہ ناامید اور ناقدرشناس ہو جاتا ہے۔ عورتوں میں دیکہا گیا ہے۔ کہ جب انکی کوئی اولاد مر جاوے۔ اور ان کو تسلی دی جاوے۔ کہ تم جزع فزع مت کرو۔ خدا تم کو نعم البدل اور دے دیگا تو وہ کہا کرتی ہین۔ کہ اگر اس نے اور دینا ہوتا۔ تو اسی کو کیوں لیتا۔ اور جو زن مزاج مرد ہوتے ہین۔ ابتلاؤں میں انکی بہی یہی حالت ہوتی ہے۔ وہ لوگ خدا سے مایوس ہو کر خودکشیاں کرتے ہین۔ حالانکہ یہ بڑی [illegible] جاہیے [illegible] تو [illegible] سے بہی [illegible] اللہ تعالےٰ کی ذات پر [illegible] کی شان اور [illegible] ملے تو [illegible]

اس وقت وہ اپنی پہلی حالت مسکنت کی تو بہول جاتا ہے۔ اور اس غلطی مین پڑکر کہ ذھب السیّات عنی مجہ سے اب ہمیشہ کے لئے دکہ دور ہو گئے اب مجہ پر کبہی مصیبت نہین آئیگی۔ فرح فخور یعنے اکڑباز اور متکبر ہو جاتا ہے اور یہ خیال کرنے لگتا ہے۔ کہ اب کوئی ذات میرے پر متصرف نہیں رہی دیکہو دونوں حالتوں مین اللہ تعالےٰ کی قدرت کا انکار ہے۔ اور یہ سخت کفر ہے۔ کامیابیوں پر کبہی شیخی اور تکبر نہ کرنا چاہیئے۔ اور ناکامیوں پر مایوس نہ ہونا چاہیئے۔

شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب فتوح الغیب مین لکہا ہے۔ کہ انسان کے اڑنے کے لئے دو پر ہین ایک تو رجا یعنے خدا پر امید کا دوسرا بیم یعنے اس کی بے نیازی سے خوف کا۔ اور انہی آیات کے مفہوم کو حضرۃ اقدس کے الہام مین اللہ تعالےٰ نے ظاہر فرمایا ہے اور وہ یہ ہے۔ ؎

قادر ہے وہ بارگاہ جو ٹوٹے کام بنا دے
بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بہید نہ پائے

الا الذین صبروا وعملوا الصالحات ... الخ

اول کی دو آیتوں میں جو انسان کی دو حالتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ ان میں انسان کو صبر کی ضرورت ہے لیؤس کفور یعنے مایوس ہونے کے وقت اُسے صبر چاہیئے اور استقلال رکہے اور استغفار اور دعا مین لگا رہے اور مایوس ہو کر احکام کی خلاف ورزی کی طرف نہ جہک پڑے۔ تاکہ جو نعمت اس سے چہینی گئی ہے۔ وہ پہر عطا کی جاوے۔ اسی کی طرف آیت ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ... الخ اشارہ کرتی ہے۔ کہ جو نعمت ان کو دی گئی ہے۔ وہ ہم کسی وقت چہین لیں گے۔ اور جیسے یہاں صبر پر مغفرت اور اجر کبیر کا وعدہ دیا گیا ہے۔ ویسے ہی اس مقام پر بہی اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ و اولئک ھم المھتدون۔ کہا گیا ہے۔

لعلک تارک بعض ما یوحیٰ الیک ... الخ

یہ اعتراض کئے جاتے ہین۔ جبکہ کوئی مامور من اللہ [illegible] اور کہتے ہین۔ کہ اگر یہ خدا کی طرف سے ہے۔ تو اس پر خزانہ کیوں [illegible] نہین جاتا۔ حالانکہ نادان نہیں جانتے۔ کہ وہ تو اس لئے چنے لیتا ہے۔ تاکہ ان کو کہین بڑہ چڑہ کر اللہ تعالےٰ سے ملا دے۔ یا ان کے ماننے کے طفیل انکی برائیاں دور ہون۔ اور وہ عذاب سے مخلصی پاوین۔

ام یقولون افترٰہ قل فاتوا بعشر سور مثلہ مفتریٰت

ایک مقام پر کہا گیا کہ کل قرآن کی مثل لاؤ۔ جیسے ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ۔ اور دوسرے مقام پر صرف دس سورتوں کا مطالبہ کیا ہے اور ایک مقام پر صرف ایک ہی سورۃ چاہی ہے۔ یہ ایک لطیف سر ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبی کا علم اور فراست بہی روز بروز ترقی کرتی ہے۔ اور جوں جوں فیضان الٰہی زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ توں توں اس کیلئے ترقی کرتی جاتی ہے۔ اور اسی انداز سے خدا کا کلام اس پر نازل ہوتا ہے۔

(کچہ عبارت یہاں قابل اصلاح تہی۔ جو کہ پہر کسی موقع پر لکہی جاوے گی)

فان لم یستجیبوا لکم فاعلموا انما انزل بعلم اللہ وان لا الٰہ الا ھو

خالق کی طرف سے کسی امر کے ہونے کی یہ لطیف دلیل ہے، کہ اگر تمہاری بشری طاقتیں اس مقابلہ سے عاجز ہین تو پہر مان لو۔ کہ یہ ایک فوق الطاقت اور برتر ہستی کا کلام ہے۔ کہ جس کے علم کو تمہارے علوم لگا نہیں کہا سکتے اور اسی سے اس بات کو ثابت کر دیا۔ کہ سوائے ایسی قدرت والی ذات کے اور کوئی خدا اور معبود نہیں ہو سکتا۔ کلام کی بے نظیری پر مفصل اگر دیکہنا ہو۔ تو براہین احمدیہ کا مطالعہ کرو۔

من کان یرید الحیوٰۃ الدنیا وزینتھا ... الخ

جو شخص اس دنیاوی چندروزہ زندگی کی آسودگی چاہتا ہے اور اسے آخرت سے کوئی بہی تعلق نہیں ہے۔ تو اس کا نسخہ یہی ہے۔ کہ وہ اس دنیا میں آرام حاصل کرنے کے عمل کرے۔ نوف الیھم اعمالھم۔ ہم اوسے اس کی محنتوں کا پورا اجر دینگے۔ اور کسی قسم کی کمی نہ کرین گے۔ اہل انگریز وغیرہ کا عمل درآمد ہے۔ کہ ان کو آخرت سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ دیکہہ لو۔ اللہ تعالےٰ کیسے انکی محنتوں کے اجر دے رہا ہے۔ اس سے اگلی آیۃ میں تبلا دیا ہے کہ اگرچہ دنیا مین تو ان کو پہل مل جاتا ہے۔ لیکن آخرت کا [illegible] کے اور کچہ حصہ نہ ہوگا۔ اور اپنے اس قسم کے اعمال سے اگر وہ کوئی آخرۃ کا حصہ چاہیں تو وہ ہرگز نہ ملیگا۔ آخرت کے لئے محنت کرین گے اور وہ عمل بجا لاوین گے۔ تو آخرت کا سکہ پاوین گے

افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ

بینہ۔ سے مراد وجدان ہی ہے۔ اور یہ بہی کہ اللہ تعالیٰ خود بخود

میران بخش

خطبہ جمعہ

جو کہ حضرت حکیم نورالدین صاحب نے ۲۴ جون ۱۹۰۴ء کو مسجد اقصٰے میں پڑھا

واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا۔ ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداءً فألّف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہٖ اخوانا۔ وکنتم علٰے شفا حفرۃٍ من النار فانقذکم منھا کذالک یبین اللہ لکم اٰیتہٖ لعلکم تھتدون ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٰئک ھم المفلحون۔ (اپ ۲)

اللہ تعالےٰ کی کتاب شفا نور رحمت فضل اور ہدایت ہے۔ یہ وہی کتاب ہے۔ جس نے عرب جیسے نابود لوگوں کو دنیا کے لئے امام۔ ولی۔ فخر بنا دیا۔ اور وہی کتاب اب اس وقت ہے۔ اور اس کے ہوتے ہوئے دیکھ لو۔ کہ بادشاہوں کی نظروں میں اور قوموں کی نظروں میں مسلمان لوگ حقیر اور ذلیل ہیں دوسروں کو چھوڑو۔ خود مسلمان بھی اپنی نظروں میں آپ کو ذلیل جانتے ہیں۔ علماء دین۔ گدی نشین۔ اور فقراء کی نسبت ان کے خیالات ناگفتنی ہیں۔ اور ان کو سخت حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ صرف یہ کہ اُس وقت اس کتاب پر عمل درآمد تھا۔ اور سب نے اسے مضبوط پکڑا ہوا تھا۔ اور اب اِس وقت اسے بالکل چھوڑ دیا ہوا ہے۔ ان آیات میں اللہ تعالےٰ وہ حقیقت بتلاتا ہے۔ اور ان باتوں سے آگاہ کرتا ہے جس سے قومیں اعلٰی مقامات پر پہنچ گئیں۔ دیکھو ہر ایک قوم کے لباس الگ الگ ہوتے ہیں۔ کھانے پینے کے سامان اور ڈھنگ بھی ہر ایک کے علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ اور خود تم میں بھی یہ اختلاف لباس اور کھانے پینے کا ہے۔ کہ کوئی کسی شے کو پسند کرتا ہے اور کوئی کسی شے کو۔ اور ان سب باتوں کا اثر الگ الگ اخلاق پر پڑتا ہے۔ پھر مذہب اور عادت ہر ایک کی الگ الگ ہوتی ہے اشیاء جو اس کے مطالعہ کے نیچے ہوتے ہیں۔ وہ بھی مختلف ہوتی ہیں اور ان سب کا اثر بھی انسان کے اخلاق پر پڑتا ہے۔ پس اس پر سوال ہو سکتا ہے۔ کہ اس قدر ذرائعہ اختلاف کے ہوتے ہوئے پھر آپس میں اتحاد کیسے ہو۔ اللہ تعالےٰ جلشانہ فرماتا ہے۔ کہ ہاں اتفاق ہو سکتا ہے۔ مگر اس کے لئے کچھ صبر سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ سیکھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بات سے عرب جیسے اکھڑ لوگوں کو عظیم الشان انسان بنایا۔ وہ وحدت تھی اسی وحدت کے لئے اللہ تعالےٰ حکم دیتا ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا۔ اللہ تعالےٰ کی رسّی کو جمع ہو کر مضبوطی سے پکڑو۔ اس میں بتلایا ہے۔ کہ تم کو کس طرح پکڑنا چاہیئے الگ الگ ہو کر نہیں۔ بلکہ جمع ہو کر پکڑنا چاہیئے۔ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ اگر تم نے دل سے اسلام کو قبول کیا ہے تو زبان سے بھی اُوسے قبول کرو۔ اور ہر ایک عضو اور قوا سے بھی مانو۔ اس طرح سے کہ جو تم نے دل سے مانا ہے۔ اعضاء سے اس پر عمل کر کے دکھلاؤ۔ یعنے دل زبان اور اعضاء سے متفق ہو کر قرآن شریف کی اطاعت کرو۔ اور اس کو دستور العمل بناؤ۔ اپنے عقائد اور اعمال میں یکتائی اور وحدت دکھاؤ۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ہی کہدینا کافی تھا۔ مگر چونکہ انسان غفلت میں ہے۔ اور نافہم لوگ سمجھا نہیں کرتے۔ اس لئے مضمون کو اور لمبا کر کے تبلایا۔ کہ ولا تفرقوا اسی لفظ جمیعًا کے معنے یہ الفاظ کہکر اور کھولدیئے۔ اور اپنا منشاء اور بہت واضح کر دیا۔ کہ آپس میں تفرقہ نکرو۔ اگر مسلمان ہو کر تم میں تکبر۔ بغض۔ اور نفاق ہوگا۔ تو یہ بھی ایک تفرقہ ہے۔ جس سے اللہ تعالٰی منع کرتا ہے۔

اللہ تعالٰی کا ایک فضل وہ ہے۔ جو وہ ہر انسان پر اس کی اپنی ذات کے لئے نازل کرتا ہے۔ ایک وہ ہے۔ جو گھر کے انتظام کے لئے شامل حال ہوتا ہے اور ایک وہ ہے جو قوموں کی اصلاح کے لئے عطا ہوتا ہے۔ جس کے لئے اتحاد کی بڑی ضرورت ہے۔

ایک تفرقہ یہ ہے۔ کہ دل کچھ کہے۔ زبان کچھ کہے اور اعضاء کچھ پڑے کہیں۔ اور دوسرا تفرقہ یہ ہے۔ کہ تھوڑے سے اختلاف اور جدائی سے تم لوگ بہت بڑا رنج اور کینہ پیدا کر لو۔ تھوڑی سی جھوٹی شیخی کے لئے تم دوسرے سے بہت دور جا پڑو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جمعیت پر جو فضل خدا کا نازل ہوتا تھا۔ وہ نہیں ہوتا۔ اور انسان اس سے بہت دور جا پڑتا ہے۔ صحابہ کرام میں بھی اختلاف تھا۔ کیا بہ لحاظ عمر کے۔ کیا بہ لحاظ امیری و غریبی کے۔ کیا بہ لحاظ قومیت کے۔ خیالات کے طرز بود و باش کے۔ حتیٰ کہ بہ لحاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھوڑی اور بہت صحبت کے مگر باوجود اس کے کوئی شے ان کو پھوٹ پر آمادہ نہ کرتی تھی اور نہ وہ لوگ عام اور ادنٰے باتوں کو آپس میں رنج بڑھاتے تھے۔ اور نہ عظیم الشان امور میں ایسا تغائر رکھتے تھے۔ جیسے آج کل کے مسلمان رکھ رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ صحابہ کرام کے آخر زمانہ میں تغائر نظر آتا ہے۔ مگر نظر کی غلطی ہے .... اور باوجود اس کے .... کہ حضرۃ معاویہ رضؓ حضرت علی رضؓ سے ہمیشہ مشورہ لیتے رہتے تھے اور قیصر روم نے جب ہی تنازع دیکھکر عرب پر حملہ کرنا چاہا اور معاویہ کو اپنے ساتھ ملانا چاہا۔ تو معاویہ نے جواب دیا۔ کہ یہ نہ سمجھنا۔ کہ میرا اور علی کا بگاڑ ہے۔ اگر تم نے ایسا ارادہ کیا۔ تو یاد رکھنا۔ کہ اول سپہ سالار جو علی کی طرف سے تمہارے مقابلہ پر آوے گا۔ وہ میں ہوں گا۔ باوجود اس کے کہ معاویہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت زیادہ حاصل نہ کی تھی۔ مگر پھر بھی دیکھ لو۔ کہ کیسی جمعیت اور اتحاد دکھلایا۔

اب اس وقت ہم سب کا ایک خدا۔ ایک کتاب۔ ایک رسول ایک ہی قبلہ۔ اور ایک ہی امام ہے۔ ان وحدتوں کو غنیمت جانو اور جو فضل اُن پر نازل ہوتا ہے۔ اسے حاصل کرو۔ اگر خدا نے کسیکو ایسے اسباب عطا کئے ہیں۔ جس سے فخر کر سکتا ہے۔ تو اس دوسرے کو حقیر نہ جانے۔ اس کے آگے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس فضل کو یاد کرو۔ جو تم پر اللہ تعالےٰ کا نازل ہوا ہے۔ کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اور قریب تھا۔ کہ خانہ جنگیوں سے تباہ ہو جاؤ رسول اللہ صلی اللہ کے آنے پر آپس میں شیر و شکر اور بھائی بند ہو گئے۔ اور اس کی طفیل خدا نے تم کو بچا لیا۔ اگر رنج تھا۔ تو اتنا جتنا کہ بھائیوں بھائیوں میں ہوتا ہے۔ یہ باتیں خدا تم کو سناتا ہے۔ کہ تم فائدہ اٹھاؤ اور ہدایت کی راہ حاصل کرو۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اسلام صرف چند ایک باتوں کا نام ہے۔ جن پر عمل درآمد کر کے نجات حاصل ہوتی ہے۔ یہ خیال غلط ہے۔ یہ تیس سپارے ہیں۔ اور ان میں صرف اصول بتلائے ہیں۔ اگر چند باتوں پر ہی نجات ہوتی۔ تو پھر اسقدر بڑی کتاب کی کیا ضرورت تھی۔ وہ تو نصف صفحہ پر بھی آسکتی ہیں۔

پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہیئے جو نیکی کیطرف بلاتا رہے۔ جائز باتوں کا امر کرتا رہے اور ناجائز باتوں سے منع کرتا ہے۔ پھر جو لوگ ایسے ہونگے وہی فلاح پاویں گے اس کے مقابلہ پر اسوقت کا عمل درآمد یہ ہے۔ کہ بدمعاش افسروں اور دوستوں کے ساتھ ان میں ہاں ملائی جاتی ہے۔ ایک کافر شخص سے فائدہ اٹھانیکی خاطر کہا جاتا ہے۔ کہ رام اور رحیم ایک ہی ہے اور اگر کسی سے بڑی غیرت کہائی تو کہدیا عیسٰی بدین خود موسٰی بدین خود۔ حالانکہ ان باتوں سے کبھی حقیقی فلاح نصیب نہیں ہوتی۔ فلاح کے معنے مظفر و منصور کے ہیں تم میں سے کون نہیں چاہتا کہ میرے دل میں جو ارادے ہیں انکے مطابق کام ہو جاوے۔ لیکن اس کا گر اللہ تعالٰی یہ بتلایا ہے کہ تفرقہ مت کرو جمعیت دیکھو۔ چونکہ سب مومن تحصیل ایمان کے لئے طالب علم بنکر مامور کی صحبت میں نہیں رہ سکتے۔ اس لئے دوسری جگہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین کیوں نہیں ایک فرقہ میں سے ایک گروہ ایسا نکلتا۔ کہ مامور من اللہ کی صحبت میں رہکر دین کو سیکھیں اور واپس جا کر اپنی قوم کو اس عذاب سے ڈرا دیں جو کہ نافرمانوں پر پڑتا ہے۔ شاید وہ اس سے خوف کھا کر رشد کی راہ اختیار کریں اب ذرا توجہ کرو اور اپنے نفسوں کو ٹٹولو کیا تم میں یہ فکر ہے کہ ہم میں سے

۴ عمدہ واعظ ہوں۔ لکچرار ہوں۔ سرمن کہنے والے ہوں۔ ایسی طرز سے تقریر کرنے والے ہوں کہ لوگوں کے دل نشین ہو جاوے۔ یہ خدا کے احکام میں جو میں نے بیان کئے ہیں عربی زبان کی تشریح اپنی زبان میں کر دیں

کنچنی کی توبہ اور نکاح

آج کل ایک کثیر گروہ اہل اسلام کا یہ خیال ہے۔ کہ کنچنی جب منہ سے توبہ کرے۔ تو وہ اسیوقت تائب کے حکم میں آکر اس قابل ہو جاتی ہے۔ کہ کوئی نیک بخت مومن مسلمان اُسے نکاح میں لاوے۔ اس قسم کے مسائل پر زیادہ تر عمل درآمد اُن شہوت اور نفس کے پرستارون کا ہوتا ہے جو شریعت کی آڑ میں آکر اور اُسے نفسانی اغراض کی تکمیل کی سپر بنا کر اپنے محبوبات نفس کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ اور جب وہ دیکھتے ہیں کہ یہ کنچنی جس سے ہمارا تعلق ہے۔ ممکن ہے۔ کہ اس حالت میں رہ کر کسی اور کے دام تزویر میں چلی جاوے۔ یا کسی دوسرے کو ہماری جگہ دیدے۔ تو پھر نکاح کی ترغیب شروع کرتے ہیں۔ ان کی دراصل کوئی غرض اطاعت الٰہی یا اتباع سنت نبوی کی نہیں ہوتی۔ لیکن چونکہ ان حیلوں سے اُنکی اپنی غرض پوری ہوتی نظر آتی ہے۔ یا ایک حد تک وہ برادری اور قوم کے طعنہ و تشنیع سے محفوظ ہوتے نظر آتے ہیں۔ اس لئے اس پر بڑا زور دیتے ہیں۔ اور نادان مُلّان جو کہ نکاح خوانی کے سوا روپیہ کیلئے ہمیشہ اژدہا کیطرح منہ کھولے طیار بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔ وہ تحسین آمیز کلمات سے اور بھی ایسے لوگون کے ممد و معاون ہوتے ہیں لیکن ہم عام آگاہی کیلئے اس امر کو لکھنا اور بتا دینا ضروری خیال کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالے نے کنجریون اور ہر ایک قسم کی زانیہ عورتون کو مومنون کے لئے حرام کر دیا ہوا ہے۔ اور ایسے ہی ایک زانی مرد ایک مومنہ عورت کیلئے حرام ہے۔ جیسے کہ سورہ نور کے ابتدا ہی میں اس کا ذکر ہے۔

الزانی لا ینکح الا زانیۃ او مشرکۃ والزانیۃ لا ینکحھا الا زان او مشرک وحرم ذالک علی المومنین

کہ زانی مرد نہ بیاہے مگر زانی عورت کو۔ یا مشرک کو۔ اور زانی عورت نہ بیاہے مگر زانی مرد کو یا مشرک کو۔ اور یہ حرام ہے ایمان والون پر۔ اس آیۃ میں اللہ تعالے نے زانی مرد اور عورت کو ایک مشرک مرد اور عورت کے برابر گردانا ہے یعنے جیسے ایک مشرک مرد یا عورت کا ایک مومن مرد یا عورت سے نکاح نہین ہو سکتا۔ ویسے ہی زانی مرد یا عورت کا مومن مرد یا عورت سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ مگر تاہم آج کل زانیہ عورت کے ایک مومن مسلمان کے ساتھ نکاح کرنے کے جواز مین عام طور پر مُلّان لوگ دلیل پیش کیا کرتے ہیں۔ وہ حدیث التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ ہے یعنے گناہون سے توبہ کرنیوالا ویسا ہی جیسے اُس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ اور ہم بھی تسلیم کرتے ہین۔ کہ یہ بالکل درست ہے۔ کہ جب انسان گناہون سے توبہ کرتا ہے۔ تو وہ بالکل ایک صاف اور سفید بیداغ کپڑے کیطرح صاف ہو جاتا ہے۔ اور قرآن شریف مین بھی تائب کی بڑی عظمت آئی ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالی فرماتا ہے۔ واللہ یحب التوابین۔ کہ اللہ تعالی توبہ کرنیوالے کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ لیکن یہ ضروری امر ہے کہ اوّل یہ معلوم کیا جاوے۔ کہ وہ کونسی توبہ ہے۔ کہ جس سے انسان اللہ تعالی کا محبوب بن جاتا ہے۔ اگر وہ یہی توبہ ہے۔ جو کہ رات دن زبان سے عام لوگ کرتے رہتے ہین۔ اور ہر ایک فاسق اور فاجر کے منہ سے نکلتی رہتی ہے۔ اور پھر شرابیون کی توبہ تو مشہور ہی ہے۔ تو ہمیں یہ بھی ماننا پڑیگا۔ کہ یہ سب خدا کے محبوب ہین اور محبوبون کی حالت دیکھ کر ایک عقل مند انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ پھر انکی محب کی عادت و خصلت کیا ہوگی۔ کیونکہ جیسی روح ویسے فرشتے مثل مشہور ہے۔ پس اس صورت میں لامحالہ ماننا پڑیگا۔ کہ خدا کی نسبت جو لفظ بے عیب اور قدوس اور بدیون سے منزہ وغیرہ استعمال ہوتے ہین۔ بالکل غلط ہونگے۔ کیونکہ اگر وہ قدوس ہے۔ تو اُسے ان سیاہ کارون سے کیا نسبت۔ اور یہ ظلمت کے فرزند کس طرح سے ایک نور کے محبوب بن سکتے ہین۔ اور اس طرح سے خدا تعالی کی محبت جو کہ ایک کمیاب اور نادر شے ہے ایک بہت ہی حقیر اور کم قیمت شے ہو جاویگی۔ اور جسقدر عبادت اور زہد اور ورع وغیرہ خدائے قدوس کی رضا کی تحصیل کیلئے کیا جاتا ہے۔ وہ سب عبث اور بیکار ہو جاویگا۔ پس اس سے ظاہر ہے۔ کہ توبہ سے یہ تو مراد ہرگز نہیں ہے۔ جو صرف زبان کا ایک قول ہے۔ اور جس کی حقیقت صرف منہ کی ایک پھونک سے بڑھ کر نہیں۔ بلکہ یہ تو کوئی عظیم الشان شے ہے کہ جسکی تحصیل کے لئے انسان کو مجاہدہ کیضرورت ہے۔ جس کے ذریعہ سے وہ خدا کا مقرب بنکر اُسکے محبوبون مین داخل ہو جاتا ہے۔ اور وہ صرف قول نہیں۔ بلکہ عمل ہے۔ جیسے کہ قرآن شریف نے ہر ایک قسم کی فلاح اور نجات۔ اور نصرۃ اور کامیابی کو بعد ایمان کے اعمال صالحہ سے وابستہ کیا ہے پس وہ توبہ جس سے انسان خدا کا محبوب بن جاتا ہے اور جو کہ اعلیٰ درجہ کی فلاح ہے۔ وہ کیسے بلا عمل کے حاصل ہو سکتی ہے۔ جیسے کہ قرآن شریف مین اللہ تعالے فرماتا ہے

الا من تاب وامن وعمل عملاً صالحاً فاولئک یبدل اللہ سیاتھم حسنات وکان اللہ غفوراً رحیما ومن تاب وعمل صالحاً فانہ یتوب الی اللہ متابا

پ ۱۹ سورۂ الفرقان۔ یعنے جو شخص توبہ کرے۔ اور پھر خدا تعالی کی ہر ایک بات کو مان لے۔ اور صرف مانے ہی نہین۔ بلکہ عمل کر کے دکھاوے۔ تو ایسے ہی لوگ ہین۔ جنکی بدیون کو اللہ تعالے حسنات سے بدلدیگا۔ اور اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے۔ یعنے وہ اعمال صالحہ جو وہ توبہ کے بعد بجا لاویگا۔ وہ اسکی توبہ کی تکمیل کرین گے۔ اور جو جو بدیان اس نے کی ہین۔ انکی جگہ پر اُسے توفیق ملیگی۔ کہ اُسی قسم کے ایسی حسنات بجالاوے۔ جو سابقہ بدکاریون کے لئے کافی کفارہ ہو جاوے۔ پھر آگے فرماتا ہے۔ کہ جو توبہ کرے۔ یعنے اللہ کیطرف رجوع کرے۔ اور ساتھ عمل صالحہ بھی کرے۔ تو وہی شخص ہے۔ جو اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنے کے حق کو ادا کرتا ہے۔ اب دیکھو۔ کہ یہان توبہ کیلئے ضروری شرط عمل صالحہ کی ہے۔ کیونکہ توبہ کے معنے پھرنے کے ہین۔ ایک شخص ایک راہ پر جاتا ہے۔ جب وہ اس سے پھر یگا۔ تو اُسکی ہر ایک جہت بدل جاویگی۔ اسوقت وہ تائب کہلانے گا۔ اسیطرح بدکار اگر ایک شخص مشہور ہے۔ تو وہ بداعمال کی وجہ سے ہے۔ اگر وہ بداعمالی کو ترک کرتا ہے۔ تو صرف بدی کا تارک کہلا سکتا ہے نیکوکار نہیں کہلا سکتا۔ نیکوکار اسی وقت کہلاویگا۔ جبکہ وہ نیکی کے کام کریگا۔ اور اسی حد تک کریگا جس حد تک کرنے سے وہ بدکار مشہور ہو گیا تھا۔ پس توبہ اسی کا نام ہے۔ کہ انسان اپنی سابقہ بداعمالیون اور بدعقیدیون سے ایسا پھرے کہ اس قسم کے لوگون کی نظرون میں اور زبانون پر وہ ان اعمال کو ترک کرنیکی وجہ سے مطعون ہو جاوے۔ اور وہ لوگ اُسے حقیر خیال کرنے لگین۔ اور پھر نیک اعمال کیطرف اس قدر سبقت کرے۔ کہ نیک لوگ جن مین وہ بدکار مشہور تھا اس امر سے شرمانے لگ جاوین کہ اُسے بدکار کہیں۔ اور بلا ساختہ انکے منہ سے اسکے نیک ہونے کی شہادت نکلے۔ پس اس قسم کی توبہ ہے۔ جسکی نسبت حدیث شریف مین کہا گیا۔ کہ التائب من الذنب کمن لا ذنب۔ کہ گناہون سے توبہ کرنیوالا ایسا ہے۔ جیسے اس نے کوئی گناہ نہین کیا۔ ایک کنچنی یا بدکار عورت یکایک مشہور نہیں ہوتی۔ جب تک کہ اس پر کچھ عرصہ نہ گذرے۔ اور اس عرصہ میں وہ اپنا معروف نام (کنچنی یا فاحشہ) حاصل کرتی ہے۔ جو کہ لوگون کی زبان پر عام طور پر مشہور ہو جاتا ہے۔ اور جب وہ توبہ کریگی۔ تو اسکی توبہ اسیوقت ہوگی۔ جبکہ اس گندے نام کی جگہ پاکیزہ نام حاصل کریگی اور اپنی ہم جنس اور ہم پیشہ عورتون میں وہ مطعون ہوگی اور عام طرف مین پارسا شمار ہونے لگیگی۔ اور لوگون کے دل اُسے کنچنی کہنے سے مضائقہ کرین گے۔ پس جیسے کنچنی بننے کیلئے اسے ایک عرصہ کیضرورۃ تھی۔ اور ایک خاص قسم کی مجلس میں شمولیت درکار تھی۔ ایسے ہی اب تائبہ بننے اور پارسا کہلانے کیلئے ایک عرصہ اور ایک خاص مجلس مین شمولیت کیضرورت ہے۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے۔ جو کہ عام عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔ یعنے کنچنی کی توبہ یہ ہے ۲

۲ کہ اس کا نام کنچنی اس محلہ اور شہر اور لوگوں کی زبان سے دور ہو جاوے۔ اور وہ اسقدر اعمال صالحہ بجالاوے۔ کہ اللہ تعالے اس کی توبہ قبول کرکے لوگوں کی زبانوں پر اس کا نام پارسا ڈالدے اور اس کے کسی قسم کے تعلقات بدکاروں اور کنجریوں سے نہ رہیں بلکہ اسقدر نفرت ان کا موقع ہو کہ کنجر اور بدکار کو اسکی ملاقات کی جرات نہ ہوسکے۔ الا خائفین۔ ۔۔ اگر حدیث مذکورہ بالا کا یہی مطلب ہوتا۔ کہ صرف توبہ کرنے سے ایک زانی کی توبہ قبول ہوجاتی ہے اور وہ اس قابل ہے

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

احمدی احباب اور انجمنوں کو چاہیے
کہ اپنی جماعت اور اس کے متعلق
خبریں ضرور دفتر البدر میں ارسال فرمایا
کریں جو صاحب اس خدمت کو مستقل
طور پر ذمہ لینا چاہیں۔ کارخانہ خرچہ
ڈاک ان کو اپنی طرف سے دینے کو تیار ہے

فتح مقدمات کی خوشی میں مختلف بلاد اور امصار سے مخلص احباب اور دیگر صاحب عقیدت لوگوں نے مبارکباد کے تار اور خطوط حضرت اقدس کی خدمت میں ارسال کئے آپ نے اُن سب کو بڑی خوشی خاطر سے قبول فرمایا۔ خداتعالےٰ ان سب احباب کو جزائے احسن عطا فرماوے آمین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے اہل بیت بفضل خدا تندرست ہیں خود حضرت کی طبیعت ابھی تک اسقدر صاف نہیں ہے۔ کہ سردی کے زیادہ صدمہ کو برداشت کر سکے اس لئے ابھی تک حضور اقدس اندھیرے کی نماز وں یعنی فجر اور مغرب اور عشا میں شامل نہیں ہو سکتے یہ اُسی رؤیا کی تصدیق ہے جو کہ احادیث میں مسیح موعود کیلئے آئی ہے

حضرت حکیم نورالدین صاحب کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے مگر ابھی درد کی شکایت ہے چنانچہ گذشتہ جمعہ کے دن دیکھا گیا کہ آپ بہت مشکل سے قیام وغیرہ ارکان نماز ادا کرتے تھے مگر باوجود اس تکلیف کے پھر بھی جمعہ کی نماز میں شریک ہوئے درس قرآن سوائے اس روز کے جس دن ہوا بہت تیز ہو عام طور حسب برابر ہوتا رہا۔

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور مولوی محمد علی صاحب بفضل خدا تندرست ہیں اور اپنے اپنے فرائض پر مامور ہیں

مفتی محمد صادق صاحب کو ابھی تک کامل طور پر شفا حاصل نہیں ہوئی احباب کو اُن کے لئے خصوصیت سے دُعا کرنی چاہیئے۔

عدالت عالیہ سشن جج امرتسر سے فیصلہ کی نقول وصول ہو گئی ہیں جسکا اصل انگریزی مسودہ ہدیہ ناظرین ہے جو صاحب خود پڑھ اور سمجھ سکتے ہیں یا جن کے تعارف اور گرد نواح میں کوئی انگریزی خوان ہیں وہ تو اس طرح اس سے حظ اٹھائیں اور سجدات شکر بجالائیں اور جنکو یہ ذرائعہ حاصل نہیں وہ **صبر** سے کام لیں آئندہ عشرہ میں اُسکا ترجمہ جو کہ سرکاری طور پر مصدقہ ہوگا انشاءاللہ شایع کیا جاویگا

حضرت مسیح موعود مورخہ ۱۲ کو ظہر و عصر کی نماز میں بھی شامل جماعت نہ ہو سکے۔

۱۴ جنوری کو ظہر کے وقت ایک دیہاتی شخص ساکن بھینی (موضع متصل قادیان) نے آکر حضرت سے بیان کیا۔ کہ مجھے ایک خواب آئی ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ حضرت مرزا صاحب سچے ہیں۔ اور جو اُن کے مخالف ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ اور طاعون انہی کے انکار کی وجہ سے ہے اور جو لوگ ان پر ایمان لاویں گے وہ بخشے جاویں گے۔

محبی عبدالغنی صاحب ساکن کنجاہ نے گذشتہ ایام میں بذریعہ تحریر کارخانہ البدر کو ارسال فرمائے تھے۔ کہ چند اشخاص ساکین کے نام اخبار جاری کیا جاوے اسکی وجہ اُسے دریافت کیگئی تو بیان فرمایا۔ کہ میرے ساتھ یہ سنت اللہ ہے کہ طبیعت میں جو شکوک و شبہات اٹھتے ہیں اُن کا حل ہر آیندہ پرچہ البدر میں ملجاتا رہا ہے اس لئے ایک خاص خوشی کی تقریب پر میں نے روپیہ البدر کے لئے وقف کئے تھے۔

احمدی انجمنوں کے توجہ کے لائق

اخویم محمد افضل صاحب ایڈیٹر اخبار البدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میرٹھ کی انجمن احمدیہ کے حوالہ سے آپ نے جو یہ لکھا ہے کہ ایسی انجمنوں کا فرض ہے کہ قادیانی اخباروں کی امداد۔ لوکل فنڈ سے کی جائے میں آپکی اس رائے کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں مگر اتنا لکھنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ملاحظت قادیانی اخبار کی امداد۔ ہر مقام کی انجمن امدادی فنڈ سے کرے مگر قادیانی اخبار کو بھی یہ مناسب ہے کہ اخبار کے دو کالم یا ایک کالم جسقدر اپنے اخبار کی وسعت کے مناسب تصور فرماویں اس امر کیلئے وقف کریں کہ اُنمیں بالاختصار مخالفین کے اعتراضات کے جوابات ہوں۔ یہ شرط پر اگر آپ پابند ہوں تو انجمن احمدیہ میرٹھ کی سیکرٹری کے نام اخبار ارسال فرمائیں امدادی فنڈ سے آپکو اخبار کی قیمت سے روپیہ دیئے جائینگے ہر پرچہ اخبار کا اسواسطے منگوایا جائیگا تاکہ مخالفین کو دکھایا جائے مگر میں جہانتک خیال کرسکتا ہوں کہ آپ اس شرط کو نبھا نہ سکیں گے لہذا بہت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ عام طور پر اعلان دیں کہ اس شرط کی تکمیل کیلئے آپکے اخبار کے کارسپانڈنس ذی علم اس کام کو اپنے ذمہ لیں اسطرح سے دایرہ تحقیقات علمی کا وسیع ہوگا۔ اور آپ کی معلومات بھی وسیع ہونگی اور میں امید کرتا ہوں کہ دیگر مقامات کی انجمنیں بھی حسب مقدرت اور وسعت آپکے اخبار کو متعدد پرچے مخالفین کو دکھلانے کیلئے منگائینگے اور جہاں جہاں انجمنیں قایم ہیں وہ اس تجویز کو ضرور پسند فرمائینگے کہ چندہ کی چار مدات اپنے یہاں کھولیں۔ مد چندہ لنگر خانہ۔ مد چندہ مدرسہ مد چندہ امدادی فنڈ یکمشت۔ مد چندہ امدادی فنڈ ماہواری۔ اس امدادی فنڈ سے قادیان کی اکثر فوری ضروریات جو اتفاقاً کبھی کبھی پیش آجاتی ہیں پوری کیجائیں اور مقامی ضروریات بھی پوری کیجائیں اگر آپ مناسب سمجھیں تو میری اس خط کو شایع کریں تاکہ دیگر انجمنوں کو بھی اس کار خیر کیطرف رغبت ہو۔ اور مجھکو بفحوائے الدال علی الخیر کفاعلہ کے ثواب حاصل ہو۔ انجمن احمدیہ میرٹھ نے تو یہی تجویز آجتک بنیاد دستورالعمل بنا رکھا ہے چنانچہ یہاں کی جماعت تھوڑی قلیل

جرمانہ واپس ملیگا

گذشتہ نمبر میں فتح مقدمات کی مبارکباد دیتے ہوئے ناقص معلومات کی بنا پر یہ لکھا گیا تھا کہ جرمانہ معاف ہو گیا ہے اور چونکہ میں خود قادیان سے باہر ایک ضرورت کے لئے جانیوالا تھا۔ اس کی تصحیح نہ کرسکا۔ اب فیصلہ کی نقل مطالعہ کرنے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ جرمانہ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حکیم فضلدین صاحب پر ہوا تھا۔ واپس ملیگا۔ اصل فیصلہ کو مطالعہ کرلیا جاوے۔ عدالت عالیہ نے کسی کا جرم بھی ثابت نہیں کیا اور ہر طرح سے آپکو بری قرار دیا ہے۔

۶ جماعت ہی مگر سب کام با سانی کر رہی ہے کسی طرح کی ہمکو دقت نہیں پیش آتی ہے فقط آپکا خادم حقیر عبدالرحیم سکرٹری انجمن احمدیہ میرٹھ ... میں اس سے پیشتر کئی دفعہ تحریک کر چکا ہوں۔ مگر احباب نے توجہ نہیں فرمائی۔ چونکہ اب جناب ان کے

اعلیٰ درجہ کا مصفی اور مقوی سارسا پریلا یعنی عجیب و غریب چار جوہر ۔ طلسمی اور حکمی مصفیات خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چار جوہر کے چاروں شیشی کی دوائیں بخشے ہوئے خون کو نہایت صاف کر کے تمام خونی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی ۔ اور سر سے پیر تک ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں ۔ چار سو چار دواؤں کا ست اور جوہر فی شیشی ۸ خوراک چاروں شیشیوں میں ۳۲ خوراک جو ۳۲ روز کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کے لئے صحیح و سالم اور چست و چالاک بنا دیتا ہے ۔ شیشی نمبر ایک جوہر عشبہ وغیرہ ۔ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ ۔ شیشی نمبر ۳ ۔ جوہر شاہترہ وغیرہ ۔ شیشی نمبر ۴ ۔ چوب چینی کا جوہر وغیرہ چار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ ۔ طاعون ۔ کھانسی ۔ بخار ۔ پیچش ۔ دستوں سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے ۔ آتشک ۔ سوزاک ۔ **گنٹھیا** ۔ خارشت ۔ داد ۔ ناکوت ۔ پھوڑا پھنسی ۔ سفید داغ ۔ جذام ۔ کوڑھ ۔ ناسور ۔ کنٹھ مالا ۔ بواسیر ۔ نواسیر ۔ گنج ۔ سوکھنڈی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے ۔ ۳۲ خوراک کی چاروں شیشیاں ایک ٹین بکس میں مقفل کر کے معہ کنجی و کاغذ طریق استعمال کے خریداران کو دیجاتی ہیں ۔ قیمت فی بکس آٹھ روپیہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ چھ آنہ ۔ **اکسیر حیات یعنی نمک نباتات** ۔ متعدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دوائیوں اور میووں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے ۔ اول درجہ کا مقوی معدہ ...... ہاضم غذا دافع قبض دریاح و بیچی ۔ بھوک پیدا کرنے والا ۔ اور خون صالح پیدا کرنے والا ۔ کرکے از سر نو طاقت بخشنے والے اور کتنے ہی دنوں کا پرانا طحال اور بخار یا ورم جگر ہو بہت جلد دفع کرکے صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنے والا مرد اور عورت دونوں میں توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرنیوالا ہے ۔ بے اولادوں اور بانجھ عورتوں کو ایک پوری بوتل استعمال کر کے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہیئے ۔ قیمت فی شیشی ۴ خوراک ایک روپیہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۴ ۔ قیمت دو شیشی ۸ دو تین شیشی ۱۲ و ہم شیشی ہے ۔ ۴ شیشی للعہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک وغیرہ ۔ علاوہ قیمت فی بوتل جس میں ۱۲ خوراک یعنی آٹھ شیشی نمک رہتا ہے ۔ پانچ روپیہ ۔ محصولڈاک و پیکنگ عہ ۔ ہزارہا آدمیوں نے کامل فائدہ حاصل کیا ہے ۔ آپ بھی تجربہ کیجئے ۔ اور فائدہ اٹھائیے اسے معمولی نمک نہ سمجھئے ۔ یہ نمک امراض ذیل میں حکمی فائدہ بخشتا ہے ۔ دائمی قبض ۔ بدہضمی ۔ پیٹ میں درد اور نفخ ہونا ۔ کمی اشتہا یعنی بھوک کا نہ معلوم ہونا ۔ طحال یعنی تاپ تلی ۔ ضعف معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا اور بار بار پاخانہ ہونا ۔ وبائی امراض مثل ہیضہ ۔ دمہ ۔ پیچش ۔ اسہال ۔ درد گردہ ۔ درد قولنج ۔ درد کمر ۔ وجع مفاصل یعنی گٹھیا ۔ درد سر ۔ کھانسی ۔ دمہ ۔ ضعف دماغ ۔ ضعف البصارت ۔ کمی باہ یعنی نامردی ۔ جریان یعنی دھات پتلی ہو کر بہنا ۔ سوداوی امراض مثل آتشک ۔ سوزاک و جلدی امراض مثل خارشت و داد و سفید داغ اور عورتوں کے اجرائے خون ماہواری و بادگولہ وغیرہ کو حکمی فائدہ بخشتا ہے ۔ بچوں کے دانت نکلنے کیواسطے نہایت ہی مفید ہے ۔ دل و دماغ کو قوت اور فرحت بخشتا ہے ۔ طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے ۔ فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے ۔ خاص کر **معدہ اور جگر** کی تمام خرابیوں کو دور کر کے اسکی اصلی قوت اور حرارت کا محافظ رہتا ہے ۔ ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اس کا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے اگر احتیاط اور التزام کے ساتھ ایک پوری بوتل اس نمک کی استعمال کریں گے تو قریب ڈہائی سیر کے تازہ اور صاف نیا خون اور گوشت عموماً دوران میں پیدا ہو سکتا ہے ۔ جس سے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوت یقیناً پیدا ہوگی ۔ یہ امر مسلم ہے ۔ کہ اکثر بیماریاں معدہ کی خرابی کے سبب پیدا ہوتی ہیں ۔ اسلئے اس کا نام اکسیر حیات رکھا گیا ۔ کیونکہ پوری ایک بوتل کے استعمال کرنے سے معدہ میں انتہا درجہ کی قوت ہاضمہ پیدا ہوتی ہے ۔ کیسی ہی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو ۔ فوراً دفع ہو کر انسان موٹا تازہ ہو جاتا ہے ۔ اور ایک نیا رنگ و روپ پیدا ہوتا ہے ۔ گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے ۔ **طاقت پیدا کرنے کی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت** ۔ یہ دوا سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کر کے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے اور دل و دماغ اور گردہ یعنی اعضائے رئیسہ کی تقویت کے لئے اکسیر ہے ۔ منافات نزلہ و زکام کو قطعاً بند کر کے دل اور دماغ میں اول درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے ۔ ترقی بصارت و حافظہ و ذکاوت کے لئے سریع التاثیر ہے ۔ قیمت فی بکس جس میں ۴۰ خوراک دوا رہتی ہے ۔ پانچ روپیہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۱۲ ۔ **گنٹھیا کی اکسیر دوائی یعنی روغن اوجاع** ۔ کیسی ہی سخت تکلیف وہ گنٹھیا یا وجع المفاصل یا درد کمر یا درد شانہ وغیرہ ہو ۔ چند روز اس تیل کی مالش سے درد ۔ اور ورم اور تمام تکلیفات اور بالکل دفع ہو جاتی ہیں ۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۶ ۔ **آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ نوری** ۔ اصلی ممیرا اور ایک سو مفید و مقوی بصر ادویات و محلول جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے ۔ جالا ۔ پھولی ۔ دھند ۔ غبار ۔ ناخونہ ۔ رتوندھی ۔ پڑوال ۔ کھجلی ۔ پانی کا بہنا ۔ سرخی چشم ۔ درد ۔ خشک وغیرہ غرض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کر کے آنکھوں میں نوجوانوں کی طرح نئی روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے ۔ چند روز کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کے لئے قائم کر دیتا ہے ۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۵ ۔ **دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان و خوشبودار منجن** ۔ دانت اور آنکھ انھیں دونوں سے زندگی کا مزہ ہے ۔ اگر ان میں کوئی خرابی آئی ۔ تو پھر زندگی کا لطف نہیں ۔ اس لئے ہر شخص پر انکی داشت اور حفاظت نہایت ضروری ہے ۔ اور لازمی ہے ۔ اس منجن کو آپ چند روز ملیے ۔ پھر اپنے دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کو دیکھئے ۔ کیسا ہی درد ہو فوراً دفع ہو جائے گا ۔ بعد تمام دانت موتی کیطرح چمکنے لگیں گے ۔ دانتوں کے کھوکھلے پن اور مسوڑھے کے ورم اور درد اور خون و بدبوئے دہن اور منہ و زبان کے ناسور کے دفعیہ کے لئے یہ منجن اکسیر ہے ۔ قیمت فی بکس آٹھ آنہ پیکنگ و محصولڈاک ۵ ۔ علاوہ ان کے آتشک ۔ سوزاک ۔ جریان ۔ پیچش ۔ اسہال ۔ کھانسی ۔ دمہ ۔ بواسیر ۔ ریگ مثانہ ۔ طحال ۔ خارشت ۔ اختلاج قلب ۔ سفید داغ ۔ داد ۔ بہرہ پن کی دوا ۔ زخم ۔ اور پھوڑے کے لئے مرہم اور نیز مخصوص کے لئے ہر مرض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں ۔ جن کو عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے ۔ دو پیسے کا ایک ڈاک ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمائیے جس میں کل دواؤں کا تفصیلی حالات معہ طریق استعمال و سارٹیفکیٹ وغیرہ کے درج ہیں ۔ آپ اپنا نام اور پتہ و نام ڈاکخانہ خوب صاف لکھئے اور اگر ریلوے سٹیشن نزدیک ہو ۔ تو اس کو بھی لکھئے ۔ ہمارا پتہ یہ ہے ۔ **حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم میڈیکل ہال مقیم گنج ۔ شہر بنارس** ۔ **نوٹ** ۔ ہم کو مندرجہ بالا کی دوائیوں کی اشاعت کیلئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا ہے ۔ کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے ۔ اور کارخانہ ہذا اس کے محصول کا بھی متحمل ہو ۔

سونے چاندی کی گولیان

یہ حبوب اسم بامسمیٰ اعلیٰ درجہ کا مقوی ۔ دل و دماغ معدہ و باہ میں اُن پوشیدہ کارروائیوں سے جو کہ خود کردہ بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں ۔ لاثانی دوا ہیں ۔ یہ حبوب خاص کر حلق میں اترتے ہی اپنا اثر کرتی ہیں ۔ اور بالعموم بے اولاد کو بااولاد اور کمزور کو دلاور اور جوان کو طرحدار اور بوڑھے کو باکار بنانے میں اکسیر ہیں ۔ قیمت حبوب صرف عہ

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف ممیرہ کا ہی نہیں ہے ۔ بلکہ دیگر مشک سرد اور دیسی لیسی ادویات سے مخلوط کر کے تیار کیا ہے جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے ۔ اور جالا ۔ پھولا ۔ دھند ۔ غبار ۔ شب کوری ناخونہ وغیرہ امراض دیرپا کو فوراً اڑا دیتا ہے ۔ بینائی کا محافظ اعلیٰ درجہ کا ہے ہماری تعریف پر خیال نہ کیجئے ۔ قیمت [illegible]

حکیم مہر فراز حسین و محمد حسین پروپرائٹر کارخانہ احمدیہ ملب گڑھ ضلع دہلی

چاء ! چاء !! چاء !!!

ہمارے کارخانہ میں نہایت عمدہ خوشبودار چاء ہر قسم کی نہایت ارزان قیمت پر فروخت ہوتی ہے اور نرخ نامہ طلب کرنے پر بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے اور چھوٹے زرد بنڈل جو کہ خاص ہمارے کارخانہ کی ایجاد ہیں ۔ جس میں فی بنڈل ایک اونس نہایت عمدہ چاء بھری ہوئی ہے اور قیمت فی بنڈل آدھ آنہ رکھی گئی ہے ۔ اور تاجروں سے خاص رعایت ہو سکتی ہے ۔ ایک بار منگا کر دیکھئے ۔ پتہ یہ ہے

ایم ۔ زیڈ ۔ ٹی ڈیلرس ۔ محلہ بایوزی شاہجہانپور ۔

بائیسکل اور سیونگ مشین کے خریداروں کو مژدہ ۔

ہم نے ایک دوکان لاہور انارکلی زیر نیلہ گنبد کھولی ہے ۔ جس میں ہر ایک قسم کی سیونگ مشین اور عمدہ قسم کی نئی اور سکنڈ ہینڈ بائیسکلیں نیز ان کے پرزہ جات بکفایت مل سکتے ہیں ۔ اسواسطے پبلک کو نہایت نیک نیتی سے ہم مطلع کرتے ہیں ۔ کہ نسبتاً و مقابلتاً ہماری دوکان سے عمدہ پائیدار کم خرچ قیمتوں پر مال خرید فرما کر آزمائش کریں ۔ اور اپنے ہموطن خیرخواہ سوداگروں کو اس طرح مدد فرما کر اس کارخانہ کی حوصلہ افزائی کریں ۔

بائیسکلوں کے ڈنلوپ ٹائر اور انرٹیوب وغیرہ بہت کفایت سے ملتے ہیں ۔ نیز مشین اور بائیسکل کی ہر ایک قسم کی مرمت بہت عمدہ اور پائیداری کیجاتی ہے ۔

المشتہر

الٰہ بخش حبیب ۔ اینڈ سنز ۔ سوداگر بائیسکل و مشین ۔ زیر نیلہ گنبد انارکلی لاہور ۔

کشف الاسرار در ظہور کرشن اوتار ۔

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعوی کرشن اوتار کے دلائل و ثبوت میں ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرما رہے ہیں ۔ درخواستیں دفتر البدر میں آویں ۔

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل چھپکر شایع ہوا ۔

اس زمانہ مین طبیوں اور حکیموں نے اشتہارات کی اسقدر بھر مار کر رکھی ہے۔ کہ کسی کو جرأت نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ سچا اشتہار جو خلق اللہ کے لیے عام فائدہ مند ہو۔ شائع کرے کیونکہ اکثر حکیموں نے مخلوقات خدا کو اپنے مبالغہ آمیز اور دور از قیاس چکنے چپڑے الفاظ سے سخت صدمہ پونچایا ہے۔ اور لوگ کسی ایسے شخص کا اعتبار نہین کر سکتے۔ جو فی الحقیقت سچا اور راستباز ہو۔ لیکن جب ہم نے اپنے دل مین فکاہ کی۔ اور نیت کو خوب ٹٹولا۔ کہ ہمارے دل مین کسی قسم کی کجی نہیں۔ اور ہمارا معاملہ صاف ہے۔ اور خدا تعالٰے عالم الغیب خوب جانتا ہے کہ جس کارروائی کو ہم نے شروع کرنا چاہا ہے۔ وہ کس ہمدردی اور نیک نیتی پر مبنی ہے۔ اس لئے اللہ تعالٰے کے بھروسہ پر اس کام کو شروع کیا جاتا ہے۔ واضح ہو۔ کہ ابتدا مین جس کو ۱۲-۱۳ سال کا عرصہ ہوا ہے۔ ایک حکیم صاحب نے جو ۳۰ سال تک سنیاسیوں اور جوگیوں کے ساتھ نیپال۔ بھوٹان۔ کشمیر کے پہاڑوں مین رہا۔ اور جڑی بوٹیوں کے خواص اور اُن کی شناخت سے ایسا ماہر تھا۔ کہ ہندوستان بھر مین اپنے سفروں مین ایسا شخص مین نے کہین نہیں پایا۔ مجھے محبت اور شفقت سے فرمایا۔ کہ علم دین تو تم نے سیکھا ہے۔ علم طب بھی سیکھنا ضروری ہے۔ مین نے درازیٔ عمر کا عذر کیا۔ تو انھوں نے کہا۔ کہ مین خدا کے فضل سے اتنی جلدی سکھا سکتا ہون۔ کہ تین چار ماہ سے زیادہ صرف نہ ہوگا۔ مین نے ان کے کہنے سے ایک کتاب پڑھی۔ اُس نے اصول طب اس عمدگی سے بیان فرمائے۔ کہ بڑی کتابوں کے پڑھنے کی حاجت ہی نہ رکھی۔ اور بہت سے کارآمد نسخہ جات بتلائے۔ جن کو وقتاً فوقتاً استعمال کرنے سے بہت ہی مفید پایا۔ بعد ازاں یگانہ روزگار وحید العصر زبدۃ الحکماء حکیم حاذق علامہ نورالدین صاحب معالج خاندان شاہی جموں وکشمیر کی خدمت مین حاضر ہو کر ایک عرصہ دراز تک طب انگریزی اور ہندی اور یونانی کی کتابیں پڑھین اور اصول طب پر لیکچر سُنے۔ اور مطب مین بیٹھ کر بیماروں کو دیکھتا۔ اور بیماریوں کو شناخت کرتا رہا۔ بعد ازاں درویشوں اور سنیاسیوں اور مشاہیر خاندانی اطباء کے ممبروں سے ملاقات کر کے بڑی بڑی محنت و جانفشانی سے صدری نسخے حاصل کئے۔ اور ان کو استعمال کر کے بہت سریع الاثر مفید پاکر مناسب سمجھا گیا۔ کہ ان سے خلق اللہ کو فائدہ پونچایا جائے۔ اس لئے مین نے اپنے ہاتھ سے اور اپنے سامنے تازہ اور عمدہ ادویات جنگلی بوٹیوں کو تلاش کر کے تیار کی ہین۔ اور اللہ تعالٰے سے کامل امید ہے۔ کہ وہ مخلوقات خدا کو کارآمد ثابت ہونگی۔ ہر مرض کی دوا اس کارخانہ سے ملسکتی ہین۔ افسوس ہے۔ کہ مین نے ان مریضوں سے جو خطرناک مرضوں مین گرفتار تھے۔ اللہ تعالٰے کے فضل سے میرے علاج سے شفایاب ہوئے۔ کوئی سند حاصل نہین کی۔ کیونکہ میرے دل میں اشتہار دینے کا خیال نہیں تھا۔ ورنہ تصدیق ساتھ ہی شائع کرا دیجاتی۔ ادویات کی عمدگی کی نسبت اُستاذی و سیدی حضرت علامہ نورالدین صاحب حکیم کا نوٹ ذیل میں ملاحظہ فرما دین۔

تصدیق حضرت حکیم نورالدین صاحب

میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ مرزا خدا بخش صاحب کو طب کا بڑا شوق ہے۔ باوجودیکہ بی۔اے تک انگریزی خواں ہین۔ مگر بلا تعصب تجارب کا دھیان رکھتے ہین۔ جہاں تک مجھے موقع ملا ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ دوائیں بنانے میں محتاط ہین۔ اور خود بھی اپنے ہاتھ سے اس کام کو کرتے ہین۔ میرے تجارب بھی ان کے پاس ہین۔ اور ایک قلمی کتاب ضخیم عمدہ نسخہ جات کی ان کے پاس ہے۔

نورالدین

فہرست و قیمت ادویات

نام دوائی	قیمت	نام دوائی	قیمت	نام دوائی	قیمت
دوائی وجع مفاصل	عہ	دوائی سوزاک یک شیشی	سے	دوائی و سنگرہنی یک ڈبیہ	عہ
دوائی تپ دق یک ڈبیہ	صہ	حبوب مرضعہ تر حبوب ہیضہ کیلئے اکسیر کا حکم (یک ڈبیہ)	ہے	دوائی ضیق النفس	للعہ
حبوب حمی ہر قسم ″	عہ	حبوب دافع سوء ہضم رکھتی ہے ہضم دفع افزا شکم و درد شکم ″	عہ	روغن استمناء برائے مجلوق یک شیشی	صہ
حبوب بواسیر ″	ہے	دوائی طحال۔ خواہ تمام پیٹ میں پھیل چکی ہو۔ یک ڈبیہ	مے	معجون باہ یک ڈبیہ	صہ
حبوب آتشک نہ کٹے آتی ہے نہ منہ آتا ہے یک ڈبیہ	صہ	دوائی دافع جریان و کثرت پیشاب ″	للعہ		

ہر شخص اپنی بیماری کا مفصل حال بذریعہ خط لکھے۔ تو انشاء اللہ تعالٰے موافق مزاج دوائی بھیجی جاویگی

المشتہر مرزا خدا بخش ابو العطاء مصنف عسل مصفی ساکن قادیان ضلع گورداسپورہ